© rasailojaraid.com

وشوابھارتی یونیورسٹی کے فارسی، عربی اور اُردو مخطوطات

از جناب عبدالوہاب صاحب بندبستوی، سنٹرل لائبریری، وشوابھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن
مغربی بنگال۔

تصنیفاتِ امیر خسرو کی مذکورہ اطلاعات مسٹر ہرمن ایتھے، مسٹر چارلس ریو اور کچھ دیگر کتب سے ماخوذ ہیں۔ حکیم شمس اللہ قادری مرحوم نے لکھا ہے کہ "ہشت بہشت" کا بزبان دکنی ترجمہ ملک خوشنود نے ۱۰۵۰ھ / ۱۶۴۰ء میں سلطان محمد عادل شاہ کی فرمائش سے کیا تھا[۱] "اعجاز خسروی" کے بارے میں سید سلیمان ندوی مرحوم کی اطلاع ہے کہ اس کی شرح نواب واجد علی شاہ کے درباری شاعر منشی خیالی رام لکھنوی نے کی[۲] مولانا عبدالسمیع مرحوم ذکر کرتے ہیں کہ "چہار درویش" کا اردو ترجمہ بنام "نوطرز مرصع" میر عطا حسین تحسین باشندۂ اٹاوہ، یوپی نے ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء میں کیا[۳] اور مشہور مشرقیات کے ماہر فرانسیسی اسکالر گارساں دی تاسی (Garcin detassy) کی اطلاع کے بموجب امیر خسرو کی پہیلیوں کا پہلا مجموعہ پنجاب سے طبع ہوا[۴]۔ اور مثنویاں تو تقریباً سبھی بیسویں صدی میں اہل علم کی کوششوں سے شائع ہو چکی ہیں۔

امیر موصوف کی ذکر کردہ کتب کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں ہیں، مثلاً بحر الابرار،

---

[۱] تاریخ زبانِ اردو: ص ۸۳۔ [۲] مقالاتِ سلیمان حصہ اول: ص ۱۰۷، [۳] گلِ رعنا: ص ۳۶۔ [۴] مقالاتِ گارسن دی تاسی (اردو ترجمہ) حصہ ۲: ص ۳۴۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرآۃ الصفا، انیس القلوب، خزائن الفتوح، مناقب ہند، تاریخ دہلی اور قانون استیفا[۵] وغیرہ - چند کتابیں ایسی بھی ہیں جن کے بارے میں اختلافات ہیں، کچھ اہل قلم امیر موصوف کی تصنیف بتاتے ہیں اور کچھ ان کی تردید کرتے ہیں - لہٰذا ان مختلف فیہ کتب کا ذکر قصداً قلم انداز کر دیا گیا -

امیر موصوف کی ۷۰ سالہ زندگی کے کارنامے دیکھیے کہ ابتدائی عمر کے ۱۹ یا ۲۰ سال کے بعد سات بادشاہوں کی ملازمت، جس کے دوران حکومت کی اہم ذمے داریوں کی انجام دہی، اپنے پیر و مرشد شیخ نظام الدین اولیاء کی خدمت بابرکت میں حاضری، اپنے خانگی معاملات کی نگرانی اور خدائے ذوالجلال کی عبادات وغیرہ - ان تمام عظیم فرائض کو بحسن و خوبی انجام دیے جانا اور تقریباً نوے[۹] کتابیں لکھ ڈالنا - یہ ایک عبقری انسان ہی سے ممکن تھا - میں تو سمجھتا ہوں کہ امیر خسرو کی یہی سب سے بڑی نشانیہائے ولایت و کرامت ہیں اور اعجاز خسروی بھی -

نصابِ مثلّث (منظوم) | مصنفہ مولانا یوسف بدیعیؔ، صفحات ۱۶، کاتب روح اللہ، سالِ کتابت ۳۱ جلوس بادشاہ محمد شاہ غازی، طرزِ کتابت خط شکستہ -
نسخہ مکمل اور کرم خوردہ لیکن قابلِ استفادہ ہے - اس میں کل ستانوے[۹] اشعار ایک ہی قافیہ پر مرتب ہیں مصنف موصوف نے طلباء کے لیے اسے لغت کے ڈھنگ پر تیار کیا ہے - صنعت یہ اختیار کی گئی ہے کہ بہت سے عربی کے ایسے الفاظ ہیں جن کے پہلے حرف کی حرکت زبر، زیر اور پیش کی تبدیلی سے فارسی کے مختلف معانی پیدا ہو جاتے ہیں - چنانچہ لکھتے ہیں:

"از یکی لفظی سہ معنی خواہ اے صاحب کمال ... رو تو فارا فتح و کسر و ضم بدیں ترتیب خال"

۵؎ تذکرۃ الشعراء، دولت شاہ: ص ۲۴۶ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مثال کے طور پر ذیل کا یہ شعر:

"وان سخنہا را کلام دلبس جراحتہا کلام زیر پس کُلام از ارض جای سخت آمد در گمان"

شعر مذکور میں لفظ کلام کے حرف ک کی حرکات ثلاثہ کی تبدیلی سے حسب ترتیب "سخن، جراحت اور جای سخت" فارسی معانی کی وضاحت کی گئی ہے۔

نسخہ ہذا کے دیگر نام "نصاب بدیعی" یا "مثلث اللغات" بھی ہیں اور یہ نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری، کلکتہ اور مسلم یونیورسٹی لائبریری علی گڑھ کے سبحان اللہ مجموعہ میں بھی موجود ہے۔ نیز آخر الذکر لائبریری میں ایک شرح بھی ہے جس کے شارح کا نام محمد سعید بتایا گیا ہے۔ لیکن ایچ۔ ایتھے (H-Ethe) نے شارح کا نام ملا سعد تحریر کیا ہے[1]۔ یہی آخری نام زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے جو عام طور پر بحیثیت شارح ملا سعد عظیم آبادی کے نام سے مشہور رہیں۔

مصنف موصوف فرغانہ کے ایک مضافاتی مقام اندجان کے باشندہ تھے۔ بچپن ہی میں اپنا پیدائشی مقام ترک کر کے سمرقند آ گئے جہاں باقاعدہ تعلیم و تربیت حاصل کی۔ پھر مرزا سلطان حسین بایقرا کے عہد حکومت میں ہرات تشریف لے آئے۔ مولانا بدیعی فن شاعری اور اس کے رموز و قواعد میں بہترین صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ کی وفات ۸۹۵ھ/۱۴۹۰ء میں ہوئی۔ سید بدیعی کی حیات پر زیادہ تفصیل نہیں مل سکی صرف خواند میر نے حسب ذیل سطریں لکھی ہیں:

"از ولایتِ اندجان بود در صغر سن از آنجا بسمرقند شتافتہ آغاز کسب فضائل نمود و در زمانِ فرخندہ نشان خاقان منصور از ماوراء النہر بہراۃ تشریف آوردہ در ظلِ عاطفت مقرب حضرت سلطانی آرام یافت۔ از علم

---

[1] فارسی کٹلاگ انڈیا آفس لائبریری (لندن)، جلد ۱: ص ۱۲۴۷۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وخصوصاً کہ مصباح خرد فن سخن صاحب حق فیلسوف دقیقہ رس قرار
منا عسار منیفہ تالیف نمود۔ دو نا گلدستہ پیچ دستے منا مختصر مختص
انتہی ملخصاً[1]

ابطال ضرورت | مصنف منشی ٹیک چند بہار، صفحات ۲۲۲، کاتب ابوالطاہر ذوالفقار علی، سالِ کتابت ۱۲۶۶ھ، کتابت بخطِ شکستہ نہایت صاف اور جستہ اور اعلیٰ ہے۔
یہ نسخہ مکمل ہے۔ اس میں فارسی الفاظ کی تحقیق، تصرفِ لفظی و معنوی کی پورے طور پر تشریح کی گئی ہے اور جابجا استادانِ شعرائے فارسی کے اشعار بطور ثبوت مذکور ہیں۔ چنانچہ ٹیک چند بہار دیباچہ میں لکھتے ہیں:

"حضرات اساتذۂ کرام خصوصاً بلغای واجب الاعظام در کلمات تصرف‌ہا می‌کردہ اند مقصود ازاں تخفیف در لفظ و توسیع در ابنیہ است و ایں از جہت کمال دستگاہ سخن و اقتدار ایشاں بر سخن بود نہ از جہت عجز طبیعت کہ معروف آں را ضرورت گویند"

اس کے بعد بیاناتِ نسخہ کی تفصیل ذکر کرتے ہیں:

"ایں تصرف منقسم می‌شود بہ سہ قسم: تصرف[1] در لفظ فقط، تصرف[2] در معنی فقط، تصرف[3] در لفظ و معنی معاً۔ قسم اول را تصرف لفظی فقط و ایں دو گونہ بود تصرف بحرف و تصرف[2] باعراب و انواع آں یازدہ بود: اسکان، تحریک، تبدیل، تشدید، تخفیف، ترکیب، قلب، ابدال، امالہ، حذف، اشباع الخ"

پورے نسخہ میں استادانِ شعرائے فارسی کے اشعار جابجا بطور ثبوت پیش کیے گئے ہیں۔
غرضیکہ یہ نسخہ طلباء اور معلمین کے لیے بھی بہت ہی کارآمد ہے۔ یہ شرف المطابع دہلی سے ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۲ء
(باقی آئندہ)

---

[1] حبیب السیر، جلد ۳: ص ۲۳۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وفیات

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

سعید احمد اکبرآبادی

حوادث اور تھے پر دل کا جانا
عجیب اک سانحہ سا ہو گیا ہے

واحسرتا! آخر ۲۴ر مئی کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا بھی ہم سے جدا ہو کر قرب دجوار خداوندی کے اپنے اس مسکن حقیقی میں پہنچ گئے جہاں جانے کے لیے جیساکہ آپ کا ہر ندیم وہمنشین محسوس کر سکتا تھا، برسوں سے آپ کی روح پر فتوح مضطرب و بے قرار تھی اور عالم اسلام گویا شب چراغ ملت بیضا سے یکسر محروم ہو گیا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ گزشتہ سال حضرت شیخ نے رمضان المبارک کا پورا مہینہ جنوبی افریقہ کے ایک مقام اسٹنگر میں گذارا تھا، حسن اتفاق سے اپنے ایک عزیز دوست مسٹر موسیٰ پارک کی نجی دعوت پر راقم الحروف بھی رمضان کے آخری ہفتہ میں ڈربن پہنچا، ڈربن سے اسٹنگر کا فاصلہ ڈیڑھ سو کیلومیٹر ہے جو جنوبی افریقہ کی زندگی میں درحقیقت کوئی فاصلہ ہی نہیں اس لیے جب تک حضرت کا قیام اسٹنگر میں رہا تو وہاں اور اس کے بعد جب آپ ڈربن اور اس کے اطراف و اکناف میں ایک ایک دو دو دن کے لیے قیام فرما ہوئے تو ان سب مقامات پر وقتاً فوقتاً خدمت سامی میں برابر حاضر ہوتا رہا اس اثنا میں میں نے حضرت کی صحت اور نقل وحرکت سے مجبوری و معذوری کا جو حال دیکھا اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھا کہ حضرت کا پروگرام جنوبی افریقہ، زیمبیا اور نیروبی کا مکمل دورہ کرنے اور اس کے بعد انگلینڈ جانے کا ہے اور پھر یہ مشاہدہ بھی کیا کہ جہاں کہیں پہنچتے ہیں ہر طبقہ اور ہر گروہ کے ہزاروں بوڑھے اور جوان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پروانوں کی طرح آپ پر گرتے ہیں تو ان سب چیزوں کے پیش نظر مجھے خیال ہوا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے کسی غیبی حکم اور اشارہ پر ہو رہا ہے

اور ساتھ ہی اندیشہ اس بات کا ہوا کہ غالباً اب وہ وقت قریب ہے جب کہ یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة صدائے غیب حضرت کے سامعہ نواز ہوگی، بعد میں یہ خیال اور اندیشہ دونوں صحیح ثابت ہوئے، کل جو اندیشہ تھا، ابھی پورا ایک برس بھی نہ ہوا تھا کہ آج ایک حقیقت بن کر سامنے آیا اور لاکھوں مسلمانوں کو تڑپا گیا، رہا خیال! تو اس کی تصدیق اس طرح ہوئی کہ ایک دن باتوں باتوں میں میرے ایک سوال کے جواب میں حضرت نے فرمایا: "عجیب شان ہے، جب تک میرے جسم میں طاقت اور اعضا میں توانائی رہی میری دنیا سہارنپور سے دلی تک محدود رہی، لیکن اب جب کہ میں ضعیف و ناتواں ہو گیا ہوں اور نقل و حرکت کے قابل بھی نہیں رہا تو مجھے ملکوں ملکوں لیے پھر رہے ہیں"

اس زمانہ میں گم راہی کے سب سے بڑے سرچشمے دو ہی ہیں ایک افراط زر اور دولت و ثروت کی بہتات اور دوسری تہذیب فرنگ، یہی دو چیزیں ہیں جنھوں نے اسلامی اقدار حیات کو نہایت مضمحل اور کمزور کر دیا ہے اور مسلمان اقوام و ممالک بھی بحیثیت مجموعی شعوری یا لاشعوری طور پر اس سیلاب بلا میں بہتے جا رہے ہیں، پہلے فتنہ کا منبع سعودی عربیہ اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک اور دوسری قسم کے فتنہ کا سرچشمہ انگلستان ہے پھر ان فتنوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کا اصولی اور بنیادی ذریعہ یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول کا حقیقی عشق اور یوم حساب کا خوف پیدا کیا جائے تاکہ وہ حب دنیا، حب جاہ اور نفس پروری کے شکنجوں سے آزاد ہو کر ایمان کامل اور عمل صالح کی دولت سے مالا مال ہو سکیں، اسلام کے مبلغ کا پہلا اور بنیادی کام یہی ہے، اسلامی کیرکٹر کی یکتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ خشتِ اول ہے جس پر اسلامی تعلیمات کی پوری عمارت کھڑی ہوئی ہے، چنانچہ مکہ کی تیرہ برس کی زندگی میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر اپنی توجہ مبذول رکھی ہے اور قرآن مجید کی مکی سورتوں میں یہی ایک مضمون بار بار مختلف اسالیب بیان میں کمال بلاغت و فصاحت اور انتہائی جوش و زورِ خطابت کے ساتھ کہا گیا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کا ترک وطن کر کے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر ہونا اور تھوڑے سے وقفہ سے انگلینڈ کا دو مرتبہ سفر کرنا اور ساتھ ہی جنوبی افریقہ اور دوسرے ملکوں کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کرنا! ہمارے نزدیک یہ سب کچھ محض ایک اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ درحقیقت قدرت کے نظام ربوبیت اور اس کے دستور ارشاد و ہدایت کا ایک جز تھا۔ چنانچہ سب کو معلوم ہے کہ ان اسفار اور مدینہ طیبہ میں مستقل قیام سے ملت اسلامیہ کو کس درجہ اہم دینی فوائد پہنچے ہیں، تبلیغی جماعت کے جو عظیم الشان کارنامے ہیں وہ بھی حضرت شیخ الحدیث کی توجہ اور فیض باطنی کے مرہون منت ہیں۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عالم اسلام سے قطع نظر! اگر آج امریکہ، یورپ، افریقہ اور جاپان میں اسلام کا غلغلہ بلند ہو رہا ہے اور لاکھوں انسانوں کے دل ایمان محکم اور عمل صالح دیپیہم کے نور سے روشن ہو رہے ہیں تو دوسری فعال اور متحرک جماعتوں کے ساتھ اس میں حضرت شیخ الحدیث کے فیوض روحانی و باطنی کا بھی بڑا اور گرانقدر حصہ ہے، آپ کی دعوت کیا تھی؟ اس کا خلاصہ آپ کے مرتبہ "تبلیغی نصاب" میں آگیا ہے، جس کو لاکھوں مسلمان روزانہ پڑھتے پڑھاتے یا سنتے ہیں،

تبلیغی اور اصلاحی فیوض و برکات کے علاوہ آپ کے علمی کارنامے بھی بہت شاندار ہیں، اگرچہ مدارس عربیہ کے تمام علوم و فنون متداولہ میں استعداد اعلیٰ اور پختہ تھی لیکن علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث بے مثل تھا، ایک مدت تک حدیث کا درس اس طرح دیا کہ شہرت دور دور پہنچی، حدیث کے علاوہ بذل المجہود شرح ابی داؤد کی تالیف میں اپنے پیر طریقت و استاذ حضرت خلیل احمد صاحب سہارنپوری کے شریک اور معاون رہے ہیں، پھر خود موطا امام مالک اور صحیح بخاری کی شرح متعدد ضخیم مجلدات میں لکھی، اگرچہ جرح و تعدیل کے باب میں آپ زیادہ سخت نہیں ہیں، لیکن ان شروح کی خصوصیت روایات اقوال کے استیعاب و استقصا ہے، جس کی وجہ سے حدیث کا ایک طالب علم دوسری کتابوں کی ورق گردانی سے بے نیاز ہو جاتا ہے، پھر عربی زبان اس درجہ شستہ اور شگفتہ ہے کہ پڑھتے جائیے اور جھومتے جائیے، اردو میں بھی چند کتابیں جو مفید اور قابل مطالعہ ہیں، ان میں آپ بیتی، جو کئی جلدوں میں ہے سب سے اہم کتاب ہے، اس کے مطالعہ سے جہاں بیش قیمت معلومات حاصل ہوتی ہیں، تہذیب نفس و تجلیۂ اخلاق کا سامان بھی ہوتا ہے،

حضرت مرحوم سے میری پہلی ملاقات دارالعلوم دیوبند میں طالب علمی کے زمانہ میں ہوئی۔ ایک مرتبہ میں اور مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی سہارنپور گئے، تو حضرت سے ملاقات کی غرض سے اُن کے مکان پر بھی حاضر ہوئے، مفتی صاحب اور شیخ الحدیث میں دوستی اور بے تکلفی تھی، صبح کا وقت تھا، شیخ الحدیث بڑے تپاک سے ملے، تھوڑی دیر کے بعد چائے آگئی، مگر یہ صرف چائے تھی، وہ حضرت نے ہمارے سامنے رکھ دی ہم نے چائے بنا کر ابھی دو گھونٹ لیے ہوں گے کہ ایک شخص ایک خوان لیے ہوئے آیا، حضرت بہت خوش ہوئے اور وہ خوان جس میں انڈے، توس اور مکھن وغیرہ تھا ہمارے سامنے رکھ کر بولے، یہ لیجیے، آپ کی قسمت سے پورا ناشتہ آگیا، پھر فرمایا، جو چیز جس کی قسمت میں لکھی ہے وہ اس کو ضرور ملے گی، خواہ عنوان کچھ ہی ہو، مثلاً اگر کسی کی قسمت میں موٹر کی سواری لکھی ہے

© rasailojaraid.com